مولانا عبدالرحمٰن کیلانی

قسط نمبر ۲ (آخری)

اسلام میں کسبِ حلال کی اہمیت

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ایسے کون کون سے ذرائع آمدنی ہیں، یا وہ کون سے پیشے ہیں جن سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے:

عن ابی مسعود الانصاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن ثمن الکلب ومھر البغی وحلوان الکاھن۔ (متفق علیہ)

یعنی کتوں کی خرید وفروخت اور ان کی کمائی حرام، فاحشہ عورت کا کاروبار اور اس کا رزق بھی حرام، نجوم رمل، جفر اور دوسرے ذرائع سے غیب کی خبریں بتانے والوں کا پیشہ اور کمائی بھی حرام قرار دی گئی۔

عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن ثمن الکلب والسنور۔ (مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت سے منع فرمایا۔

اس حدیث میں کتے کے ساتھ ساتھ بلی کی خرید وفروخت کو بھی ناجائز اور اس کی کمائی کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

"عن ابی جحیفۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن ثمن الدم وثمن الکلب وکسب البغی ولعن اٰکل الربوا وموکلہ والواشمۃ والمتوشمۃ والمصور۔" (بخاری)

اس حدیث میں خون اور کتے کی قیمت اور فاحشہ کی کمائی سے منع فرمایا گیا ہے۔ سود کے لین دین پر لعنت کی گئی ہے۔ سود کا بیان تو خاصا طویل ہے۔ آئندہ اشاعت میں ان شاء اللہ اس پر مفصل روشنی ڈالی جائیگی۔ علاوہ ازیں جسم کے مختلف اعضاء (خصوصاً چہرہ پر) اپنا نام یا بیل بوٹے کھدانے والے اور کھودنے والے

دونوں پر لعنت فرمائی گئی ہے اسی طرح مصور (آرٹسٹ) جو جاندار اشیاء کی تصویریں بناتا ہے، پر بھی لعنت کی گئی ہے اور اس کی کمائی بھی حرام ہے۔

"عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبیعوا القینات ولا تشتروھن ولا تعلموھن وثمنھن حرام" (رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ)

ابی جحیفہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گانا گانے والیوں کی خرید و فروخت مت کرو اور نہ انہیں گانا سکھاؤ اور ان کی اجرت حرام ہے۔"

"موسیقی" ہمارے معاشرہ میں فنونِ لطیفہ میں شمار ہوتی ہے۔ کالجوں، خصوصاً گرلز کالجوں میں، ایک مستقل مضمون کی حیثیت سے اس کی تعلیم دی جاتی ہے۔ موسیقی اور رقص اور مجسمہ سازی کے فنون سکھائے جاتے ہیں، فیاللعجب!

اس کے متعلق آپؐ نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام تو سن لیا، کہاں ہیں وہ مسلمان جو ہر وقت عشقِ رسولؐ کا دم بھرتے رہتے ہیں۔ قوم کی بیٹیوں کو یوں سوچی سمجھی سکیم کے تحت بے حیا اور بے غیرت بنایا جا رہا ہے اور مسلمان یہ سب کچھ برداشت ہی نہیں کر رہے بلکہ خود ان کی حوصلہ افزائی بھی کر رہے ہیں۔ پھر سینما گھروں اور ٹی۔وی پر جسطرح بیحیائی پھیلائی جا رہی ہے، ان سب کو دیکھ کر حیرت سے یہی کہنا پڑتا ہے ؏

محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائیگی!

"عن ابن عمر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عسب الفحل" (بخاری)

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نر کے جست کروانے (کی اجرت) سے منع فرمایا۔"

کسی اچھی نسل کے نر سے جفتی کرانا بذاتِ خود کوئی مذموم فعل نہیں لیکن اس پر اجرت وصول کرنا اور اسے ذریعہ معاش بنا لینا حرام ہے۔

"عن جابر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع فضل الماء" (مسلم)

"حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ضرورت سے زائد پانی بیچنے سے منع فرمایا ہے۔"

یعنی اپنا کھیت سیراب کر لینے کے بعد اگر پانی زائد ہے اور ہمسایہ بھائی ضرورت مند ہے، تو اس سے اس کی قیمت وصول نہ کی جائے بلکہ انسانی ہمدردی اور ایثار سے کام لینا چاہیئے۔

مقامِ احتیاط

"عن عائشۃ قالت: کان لابی بکر غلام یخرج لہ الخراج فکان ابوبکر یأکل من خراجہ فجاء یوما بشئی فاکل منہ ابوبکر فقال لہ الغلام: أتدری ما ھذا؟ فقال ابوبکر وما ھو؟ قال کنت تکھنت لانسان فی الجاھلیۃ وما احسن الکھانۃ الا انی خدعتہ فاعطانی بذالک، فھذا الذی اکلت منہ فقال ابوبکر یدہ، فقاء کل شئی فی بطنہ" (بخاری)

"حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، کہا حضرت ابوبکرؓ کا ایک غلام تھا جو خراج ادا کرتا تھا اور حضرت ابوبکرؓ اس خراج سے کھا لیتے تھے۔ ایک دن وہ غلام کچھ لے کر آیا تو آپؓ نے اس سے کچھ کھا لیا۔ غلام نے کہا، آپ جانتے ہیں یہ کیا ہے؟ پوچھا کیا ہے؟ کہنے لگا، میں زمانۂ جاہلیت میں کہانت کا کام کرتا تھا حالانکہ میں اچھی طرح جانتا بھی نہ تھا اور دھوکے سے کام چلاتا تھا۔ سو کسی نے مجھے اب اس کی اجرت دی اور وہی آپ نے کھائی ہے۔ یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ نے قے کر دی اور پیٹ میں جو کچھ تھا، سب نکال دیا۔"

حدیث بالا میں کاہن کی کمائی کی حرمت بڑی شدت سے واضح کی گئی ہے۔ حضرت ابوبکرؓ خود کہانت کا کاروبار نہیں کرتے تھے۔ مگر جب حقیقتِ حال واضح ہوئی تو طبیعت نے ایسا ایک لقمہ بھی جسم کے اندر رکھنا گوارا نہ کیا اور منہ میں انگلی ڈال کر قے کر دی۔

واضح رہے کہ کاہن لوگ وہ ہیں جو غیب کی خبریں بتاتے اور پیش گوئیاں کرتے ہیں۔ علمِ نجوم، رمل اور جفر وغیرہ کے ماہرین اور جوتشی سب اسی ضمن میں آتے ہیں، ایک مسلمان کو ان چیزوں پر مطلق یقین نہ کرنا چاہیئے کیونکہ علمِ غیب صرف اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے۔

فتنۂ سود میں مبتلا لوگ

"عن انس، قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الخمر عشرۃ: عاصرھا ومعتصرھا وشاربھا وحاملھا والمحمولۃ الیہ وساقیھا وبائعھا واٰکل ثمنھا والمشتری لھا والمشتراۃ لہ" (رواہ الترمذی، ابن ماجہ)

"حضرت انسؓ سے مروی ہے، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے سلسلہ میں دس لوگوں پر لعنت فرمائی (۱) شراب نچوڑنے والا (۲) نچڑوانے والا (۳) پینے والا (۴) اٹھانے والا (۵) جس کے پاس لیجائی گئی (۶) پلانے والا (۷) بیچنے والا (۸) قیمت کھانے والا (۹) خریدنے والا (۱۰) اور جس کیلئے خریدی گئی" (ترمذی، ابن ماجہ)

شراب پینا حرام اور قابلِ تعزیر جرم ہے۔ لیکن صرف شراب پینے والا ہی مجرم نہیں بلکہ اس کے کاروبار سے

کسی نہ کسی طرح کا تعلق رکھنے والا ہر شخص گنہگار اور ملعون ہے اور اس کی کمائی بہرصورت حرام ہے کیونکہ شراب ایک ایسی لعنت ہے جس کے مضر اثرات پورے معاشرہ کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیتے ہیں۔

حلال چیز حرام کاروبار کے ذریعے بیچنا:

"عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حبس العنب ایام القطاف حتی یبیعہ ممن یتخذہ خمرا فقد تقحم النار علی بصیرۃ" (رواہ الطبرانی فی الاوسط باسناد حسن)

"حضرت عبد اللہ بن بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص انگور اترنے کے زمانہ میں انگور سٹاک کر کے رکھے کہ اسے شراب بنانے والوں کے ہاتھ فروخت کریگا تو اس نے دیکھتے جانتے آگ میں جانے کی کوشش کی"

اس حدیث میں ایسے لوگوں کو دوزخی کہا گیا ہے جو زیادہ رقم وصول کرنے کی خاطر انگور موسم پر فروخت نہیں کرتا اور اس کے بجائے شراب کشید کرنے والوں کو مہیا کرتا ہے (یہاں زیادہ رقم کی قید بھی اتفاقی ہے۔ اصل مسئلہ یہی ہے کہ کوئی حلال چیز کسی ایسے شخص کے ہاتھ فروخت کرنا جو اس کو حرام میں تبدیل کر دے، شرعًا ناجائز ہے۔

"وعن جابر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول عام الفتح وھو بمکۃ "ان اللہ ورسولہ حرم بیع الخمر والمیتۃ والخنزیر والاصنام" فقیل یا رسول اللہ! أرأیت شحوم المیتۃ فانہ تطلی بھا السفن ویدھن بھا الجلود ویستصبح بھا الناس فقال "لا ھو حرام"، ثم قال عند ذالک" قاتل اللہ الیھود ان اللہ لما حرم شحومھا اجملوہ، ثم باعوہ فکلوا ثمنہ"

(متفق علیہ)

حضرت جابر رضؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے سال، مکہ کے مقام پر یہ کہتے سنا" بیشک اللہ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی خرید و فروخت، حرام کر دی ہے " کہا گیا "اے اللہ کے رسول! بتلائیے کہ مردار کی کشتی سے تو کشتیاں بنتی ہیں اور چمڑے اس سے رنگے جاتے ہیں اور لوگ چراغ بھی جلاتے ہیں (یعنی خوراک کے علاوہ کوئی دوسرا مصرف بھی ناجائز ہے یا وہ جائز ہو سکتا ہے ؟ فرمایا "نہیں وہ حرام ہے"! پھر ساتھ ہی فرمایا "اللہ تعالیٰ یہود پر لعنت کرے جب ان پر جانوروں کی چربی حرام ہوئی تو انہوں نے اس کو پگھلایا پھر بیچ کر اس کی قیمت کھالی"

اس حدیث میں چار چیزوں کا ذکر آیا ہے۔ شراب کے متعلق تو پہلے بیان ہو چکا، دوسرے نمبر پر مردار ہے

خواہ وہ حرام جانور ہو یا حلال ۔ بہر صورت مردار کا گوشت کھانا بھی حرام، اس کی خرید و فروخت بھی حرام، اس کے کسی جزء سے کسی قسم کا استفادہ کرنا بھی حرام ہے جیسا کہ حدیث کے آخری حصہ میں مذکور ہے کہ صحابہؓ نے سوال کیا کہ مردار کی چربی اگر خوراک کے علاوہ دوسری ضرورتوں میں استعمال کر لی جائے تو کیا حرج ہے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بھی شدت و تاکید سے منع فرمایا، البتہ مردار کی کھال سے ہر طرح کا استفادہ کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ اسکو رنگ لیا جائے کیونکہ اس کی حلت کا بصراحت ارشاد ہوا ہے کہ چمڑے کو دباغت پاک کر دیتی ہے۔

جانور حلال ہو یا حرام، اس کی ہڈی کی بیع جائز ہے ۔ ایک طویل حدیث کے آخر میں ہے: "اے ثوبان! فاطمہؓ کیلئے منکوں کا ایک ہار اور ہاتھی دانت کے کنگن خرید لاؤ" الفاظ یہ ہیں:

"اشتر لفاطمۃ قلادۃ من عصب وسوارین من عاج" (ابوداؤد، باب فی الانتفاع بالعاج ص ۱۲۳/۲)

خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کنگھی ہاتھی دانت کی تھی:

"کان یمتشط بمشط من عاج" (بیہقی، نصب الرایہ ص ۱۱۹/۱)

ایک اور روایت میں ہے:

"السن والعظم نکلہ حلال لانہ لا یزکی" (دار قطنی ص ۱۵/۱)

گو انفرادی طور پر ان میں کلام ہے تاہم مجموعی طور پر قابلِ احتجاج ہے (تفصیل نصب الرایہ میں مل سکتی ہے)

خنزیر زندہ بھی مردار کا حکم رکھتا ہے ۔ زندہ ہو یا مردہ، دونوں صورتوں میں اس کی کسی چیز سے انتفاع حرام ناجائز ہے ۔ علیٰ ہذا القیاس، بتوں کی خرید و فروخت اور ان کی صنعت بھی حرام ہے ۔ اس میں صرف وہی بت نہیں آتے جنکی پرستش کا امکان ہو بلکہ ہر جاندار چیز کا بت بھی یہی حکم رکھتا ہے ۔ جب مصور پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے تو پھر بت تراشی، بت فروشی اور عام جاندار اشیاء کی مجسم شکلیں بنانے والے اس حکم سے کیونکر مستثنیٰ قرار دیئے جا سکتے ہیں؟

علاوہ ازیں ایسے پیشے جو تعزیری جرائم کے ضمن میں آتے ہیں یا جن کی حرمت قطعی طور پر ثابت ہے اور انکا تجارت سے کوئی خاص تعلق بھی نہیں، عمداً بوجہ طوالت چھوڑ دیئے گئے ہیں۔